روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 20 ستمبر 2002ء 12 رجب 1423 ہجری- 20 تبوک 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 215

حمد کا مستحق

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد یہ دعا کرتے تھے-

اے ہمارے رب سب تعریفیں تجھی کو حاصل ہیں- اتنی زیادہ حمد جس سے زمین و آسمان بھر جائیں اور ان کے بعد وہ چیزیں بھی جو تو چاہے وہ بھر جائیں- اے تعریف اور بزرگی والے! بندہ تیری جتنی بھی تعریف کرے تو اس کا حقدار ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں-

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول اذا رفع راسہ حدیث نمبر 736)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک مرتبہ اتفاقاً مجھے 50 روپیہ کی ضرورت پیش آئی اور جیسا کہ اہل فقر اور توکل پر کبھی کبھی ایسی ضرورت کی حالتیں آجاتی ہیں ایسا ہی یہ حالت مجھے پیش آگئی کہ اس وقت کچھ موجود نہ تھا- سو میں صبح کو سیر کو گیا اور اس ضرورت کے خیال نے مجھے یہ جوش دیا کہ میں اس جنگل میں دعا کروں- چنانچہ میں نے ایک پوشیدہ گوشہ میں جا کر اس نہر کے کنارے پر دعا کی جو بٹالہ کی طرف قادیان سے قریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے- جب میں دعا کر چکا- تب فی الفور دعا کے ساتھ ہی ایک الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں- تب میں خوش ہوا اور اس جنگل سے قادیان کی طرف واپس آیا اور سیدھا بازار کی طرف رخ کیا- تا قادیان کے سب پوسٹماسٹر سے دریافت کروں کہ آج ہمارے نام کچھ روپیہ آیا ہے یا نہیں- چنانچہ ڈاکخانہ سے بذریعہ ایک خط کے اطلاع ہوئی کہ پچاس روپیہ لدھیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں اور غالباً گمان گزرتا ہے کہ اسی دن یا دوسرے دن وہ روپیہ مجھے مل گیا-

(تریاق القلوب- روحانی خزائن جلد 15 ص 294)

ایک مرتبہ میرے ایک مخلص دوست جو ہمارے سلسلہ کے نہایت درجہ حامی اور صادق الاخلاص ہیں- جنہوں نے اپنے نفس پر فرض کر رکھا ہے کہ ایک سو روپیہ ماہواری اس سلسلہ کی امداد کے لئے بھیجا کریں- جن کا نام سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا ہے جو تاجر مدراس ہیں- کسی اپنی تشویش میں دعا کے خواستگار ہوئے اور ان کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا- قادر ہے وہ بارگہ ٹوٹا کام بناوے- بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے- یہ ایک بشارت ان کا غم دور کرنے کے بارے میں تھی- چنانچہ چند ہفتہ کے بعد ہی خدا تعالیٰ نے ان کو اس پیش آمدہ غم سے رہائی بخشی-

(تریاق القلوب - روحانی خزائن جلد 15 ص 212)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع

(مرسلہ: محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

ربوہ-19 ستمبر 2002ء- لندن سے آمدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو گزشتہ دو روز سے جسمانی کمزوری زیادہ محسوس ہو رہی ہے- جس کا علاج ماہرین کے مشورہ سے جاری ہے- نیز جیسا کہ پہلے بھی یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ طبیعت میں یہ کیفیت بعض بنیادی عوارض کی وجہ سے ہے جس کیلئے لمبے علاج کی ضرورت ہوگی-

احباب جماعت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اعجازی شفاء کیلئے دردِ دل سے دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ جاری رکھیں- اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضور انور کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے- آمین

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم میں یتامیٰ - مساکین - بیوگان اور ضرورت مندوں کی حاجت براری کو محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے- اسی طرح حدیث میں بے سہارا افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنا گویا خدا تعالیٰ کی مدد کرنے کے مترادف ہے- یعنی یہ امر خدا تعالیٰ کے قرب کی منازل کو طے کرنے میں ایک بہترین زینہ ہے-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی تعلق اور حکمت کے پیش نظر 1982ء میں بیوت اللہ کی تعمیر اور آبادی کی تحریک کے سلسلہ میں ہی بیوت الحمد سکیم کا اجراء فرمایا تھا-

خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں مستحقین بیوت الحمد سکیم کے شیریں ثمرات سے لذت یاب ہو رہے ہیں- بیوت الحمد کالونی ربوہ جو ہر قسم کی سہولتوں سے آراستہ ہے اس میں اب تک 83 خاندان آباد ہو چکے ہیں- اسی طرح بعض ضرورت مند احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی امداد برائے توسیع مکان لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- ابھی کئی مستحقین امداد کے منتظر ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ بے سہارا اور نادار مخلوق کیلئے خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر بیوت الحمد منصوبہ میں درج ذیل شقوں

باقی صفحہ 8 پر

سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد

مکرم ڈاکٹر اظہر جاوید صاحب سرجیکل سپیشلسٹ مورخہ 22 ستمبر 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کرینگے ضرورت مند احباب سے درخواست ہے کہ وہ سرجیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنا نمبر حاصل کر لیں- بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1936ء

①

یکم جنوری حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب (سابق مفتی سلسلہ احمدیہ) احرار تحریک 34ء کے نتیجے میں جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

یکم جنوری حضرت سید ناصر شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

16 جنوری ہنگری مشن کے پہلے مربی حاجی احمد خان صاحب ایاز قادیان سے روانہ ہوئے۔

25 جنوری ارجنٹائن میں احمدیہ مشن قائم کرنے کے لئے مولوی رمضان علی صاحب قادیان سے روانہ ہوئے۔

29 جنوری حضرت شیخ نور احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

جنوری ممباسہ سے ماہوار رسالہ Mapezi ya Mangu سواحیلی زبان میں جاری ہوا۔

21 فروری بوڈاپسٹ (ہنگری) میں احمدیہ مشن کا قیام۔

26 فروری حضرت مولانا شیر علی صاحب قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے لئے انگلستان تشریف لے گئے۔

10 مارچ سپین میں احمدیہ مشن قائم کرنے کے لئے ملک محمد شریف صاحب گجراتی میڈرڈ پہنچے۔ سب سے پہلے کاؤنٹ غلام احمد اور پھر مرزا آغا عزیز احمد نے احمدیت قبول کی۔

14 مارچ حضرت چوہدری مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

24 مارچ حضور نے بیت الذکر ریتی چھلہ قادیان میں نماز عصر پڑھا کر افتتاح فرمایا۔

28 مارچ قادیان میں تحریک جدید کے 16ویں مطالبے کے ماتحت اجتماعی وقار عمل کے بابرکت سلسلہ کا آغاز ہوا۔ حضور نے اس میں بنفس نفیس شرکت فرمائی۔

10 اپریل ہنگری کے پہلے فرد ڈاکٹر Juluis (عیسائی) نے احمدیت قبول کی ان کا نیا نام محمد احمد ظفر رکھا گیا۔

10 تا **12** اپریل جماعت کی مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔ حضور نے مرکزی دفاتر کے نقائص دور کرنے کے لئے نئے تحقیقاتی کمیشن کا تقرر فرمایا جس کے صدر حضرت میر محمد اسماعیل صاحب تھے۔

12,11 اپریل آل انڈیا ریلیجس کانفرنس میں مولانا ظہور حسین صاحب نے جماعت کی نمائندگی میں تقریر کی۔

18 اپریل مولوی محمد الدین صاحب البانیہ مشن کے قیام کے لئے قادیان سے روانہ ہوئے۔

اپریل قادیان میں "مجلس کشامرہ" کا قیام جس کا مقصد قادیان میں موجود اہل کشمیر کی فلاح و بہبود کا انتظام کرنا تھا۔

اپریل حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب نے مغربی افریقہ میں ایک لمبا جماعتی دورہ کیا جو 700 میل پر مشتمل تھا۔

7 تا **9** مئی پارلیمنٹ آف ریلیجنز میں مولوی محمد یار صاحب عارف نے جماعت کی نمائندگی کی۔

غزل

لب پر کوئی شکوہ، نہ شکایت، نہ گلہ ہے
اظہارِ محبت کا یہ انداز نیا ہے

پہلو میں مرے دل کے دھڑکنے کی صدا ہے
یا نزدِ رگِ جان کوئی بول رہا ہے

خاموش نہیں، آج بھی جو بول رہا ہے
وہ میرا خدا، میرا خدا، میرا خدا ہے

اس شعر میں کیا میرا ہے، جو میں نے کہا ہے
حرف ان کے، قلم ان کا، دماغ ان کی عطا ہے

ہے طُرفہ تماشا، انہیں امید شفا ہے۔
جن لوگوں کے بس میں نہ دوا ہے، نہ دعا ہے

وہ پوچھتے ہیں مجھ سے کہ مسلک مرا کیا ہے
میں کہتا ہوں، پابندیٔ آئینِ وفا ہے

ہے فرش پہ اور عرش کو ہے اس کی تمنا
جو سر تری دہلیز پہ ہی آ کے جھکا ہے

ہے روکشِ تنویرِ مہ و مہر وہی آنکھ
جس آنکھ کا سرمہ تری خاکِ کفِ پا ہے

اک رشتۂ نازک کہ جو ہے جسم کا جاں سے
محسوس یہ ہوتا ہے کہ اب ٹوٹ رہا ہے

بیتابیٔ دل، دردِ جگر، دیدۂ خونبار
اربابِ محبت کو یہ انعام ملا ہے

پھر راہِ صداقت سے بھٹکنا نہیں ممکن
ہاتھوں میں اگر دینِ محمدؐ کا عصا ہے

وہ نور کا اک قلزمِ بے پایاں ہے محمود
کہنے کو تو اک غار ہے، جو غارِ حرا ہے

محمود الحسن

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سر زمین ربوہ اور اس کے ماحول کا

تاریخی اور روحانی پس منظر

تعریف کے قابل ہیں یا رب ترے دیوانے ★ آباد ہوئے جن سے دنیا کے ہیں ویرانے

قسط اول

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت

ابن خلدون اور اصول تعمیرات

فن عمرانیات اور فلسفہ تاریخ کے بانی علامہ ابن خلدون (1333ء-1406ء) نے اپنی شہرہ آفاق تاریخ کے مقدمہ میں نئے شہروں کی تعمیر کے لئے متعدد اصول پیش کئے ہیں اور خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ 16`17 ہجری (مطابق 38ء-637ء) میں ایک ساتھ آباد ہونے والے شہر کوفہ اور بصرہ ان اصولوں کا نہایت عمدہ نمونہ تھے- دونوں کا نقشہ یکساں تھا- دونوں کا آغاز خلیفہ رسول کی ہدایات اور حکم کے مطابق ابتداءً سرکنڈے کے کچے مکانات سے ہوا- جیسا کہ ابن خلدون' طبری' الفاروق وغیرہ کتب سے ثابت ہے- جب پختہ عمارتوں کی تعمیر کا مرحلہ آیا تو سب سے پہلے مرکزی مسجد بنائی گئی جس کے ساتھ قصر امارت بھی تھا- حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے عہد فاروقی کے ان دونوں شہروں کا ذکر ''منن الرحمٰن'' میں فرمایا ہے- چنانچہ آپ یہ انکشاف کرنے کے بعد کہ ''بابل اسی سرزمین پر آباد تھا جہاں اب کربلا ہے''- یہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''باتفاق انگریز محققوں اور اسلامی محققوں کے یہ بات ثابت ہے کہ بابل جس کی آبادی کا طول دوسو میل تک تھا اور وہ اپنی آبادی میں شہر لنڈن جیسے پانچ شہروں کے برابر تھا......... عراق عرب کے اندر تھا اور جب وہ ویران ہوا تو اس کی اینٹوں سے بصرہ اور کوفہ اور حلّہ اور بغداد اور مدائن آباد ہوئے اور یہ تمام شہر اس کی حدود کے قریب قریب ہیں''-

(منن الرحمن طبع اول تصنیف 1895ء - اشاعت جون 1915ء قادیان)

حیرت انگیز بات

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود کے مبارک ہاتھوں قائم ہونے والے شہر ربوہ کی تعمیر بھی اصولی طور پر قریباً انہی خطوط پر ہوئی جن کی نشاندہی حضرت عمرؓ کی ہدایات میں کی گئی تھی-

سرزمین ربوہ کا تاریخی پس منظر کیا ہے؟- اس کا جواب قطعی ویقینی رنگ میں نہیں دیا جا سکتا- کیونکہ اس امر کا سراغ آریوں کے عہد کی قدیم تاریخ ہی سے مل سکتا ہے- مگر ہندو لٹریچر کی بابت ڈاکٹر گستاولی بان جیسے فرانسیسی محقق وسیع مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہندوؤں میں ذوق تاریخ کے فقدان کا یہ عالم ہے کہ ''ان ہزارہا جلدوں میں جو ہندوؤں نے اپنی تین ہزار سال کے تمدن میں تصنیف کی ہیں ایک واقعہ بھی صحت کے ساتھ درج نہیں- اس زمانہ کے کسی واقعہ کو معین کرنے کے لئے ہمیں بالکل بیرونی چیزوں (آثار قدیمہ) سے کام لینا پڑتا ہے''-

ان کی قطعی رائے ہے کہ مہا بھارت اور رامائن تک جو اس زمانہ کی یادگار ہیں مبالغہ سے مملو اور دور از کار باتوں سے بھری ہوئی ہیں-

(''تمدن ہند'' مترجم صفحہ 45-201 طبع دوم ناشر مقبول اکیڈمی لاہور 1962ء)

تاریخ قدیم

جہاں تک سرزمین ربوہ کا تعلق ہے تاریخ قدیم کے ہزاروں دبیزی پردوں کے باوجود بعض امور کو قریب قریب حقائق کا درجہ حاصل ہے- مثلاً ضلع جھنگ کے مشہور وقائع نگار جناب بلال زبیری صدر باہو اکیڈمی جھنگ نے لالہ بال گشن نبرہ کی ''تاریخ ملتان'' کے حوالہ سے یہ تحقیق پیش کی ہے کہ تیسری صدی قبل مسیح میں چنیوٹ پر ہی نہیں پورے مغربی پنجاب پر چندر گپت موریہ نے اپنا اقتدار قائم کر لیا تھا اور اس میں چنیوٹ کے ایک برہمن مصنف اور دانشور چانکیہ کا بھاری عمل دخل تھا- چانکیہ نے سیاست مدن پر ارتھ شاستر نامی کتاب لکھی- چانکیہ پہلا ہندو مصنف ہے جس کی کتابوں کے ترجمے عربی میں عباسی خلیفہ مامون الرشید نے کرائے تھے-

(تاریخ جھنگ صفحہ 56`57- ناشر جھنگ ادبی اکیڈمی جھنگ صدر' مولفہ جناب بلال زبیری صاحب - اشاعت ستمبر 1976ء)

ہندو دور میں چنیوٹ کی اس مرکزی اہمیت کے پیش نظر یہ خیال ہرگز خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا کہ قدیم ہندو حکمرانوں نے چنیوٹ کے کنارے پر واقع دریائے چناب کے دوسرے کنارہ کو بھی اپنی تمدنی اور مذہبی سرگرمیوں کی آماجگاہ بنا لیا ہوگا- اس قیاس اور خیال آرائی کی بھاری تائید ہندو ودوانوں کی ان روایات سے ہوتی ہے جو بقول بلال زبیری صاحب متحدہ ہندوستان میں مشہور تھیں اور ان کا مآخذ سنسکرت کے قلمی مخطوطے تھے- اس کی تفصیل جناب بلال زبیری صاحب کے ایک غیر مطبوعہ مکتوب سے ملتی ہے جو انہوں نے آج سے قریباً تیس برس پیشتر محترم حمید خلیق صاحب کے نام سپرد قلم کیا- افسوس وہ اس کے جلد بعد اس عالم فانی سے گزر گئے اور تاریخ کا یہ گوشہ تشنۂ تحقیق رہ گیا ذیل میں جناب بلال زبیری صاحب کے مکتوب کا مکمل متن ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم محترم خلیق صاحب- سلام احترام-

مکتوب گرامی ملا- کتاب (تذکرہ اولیاء جھنگ کی طرف اشارہ ہے جو بلال زبیری صاحب کی تالیف ہے- ناقل) کے بارہ میں جن جذبات کا جناب نے اظہار کیا ہے اس کا میں مستحق نہیں- یہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے لکھی ہوئی ہے- اس کتاب کی ضرورت تھی اور یہ خدمت میرے ہاتھوں انجام ہوئی- الحمد للہ-

اجھن نام کا تذکرہ پہلی بار میں نے 1942ء میں روزنامہ تیج دہلی کے ایک مضمون میں پڑھا- یہ مضمون 26/ اگست 1942ء کے شمارہ میں لالہ جمنا داس اختر کے نام سے چھپا تھا اور انہوں نے اس مضمون میں مہا بھارت (جنگ جس میں مہاراجہ کرشن کا اہم کردار تھا) کے حالات پر مشتمل سنسکرت کی عبارت اور ترجمہ دونوں شامل تھے مطالعہ میں آئے- وہ پرچہ میرے پاس محفوظ رہا لیکن 1950ء کے سیلاب میں ضائع ہو گیا تاہم اس کا قلمی اقتباس میری ذاتی ڈائری پر رہا- اس کے بعد حضرت احسان دانش کے ہاں سنسکرت کی ایک قلمی کتاب جس میں ہندوؤں کے ان مقدس مقامات کا ذکر تھا جو شمال مغربی پنجاب میں واقع تھے' دیکھنے کا اتفاق ہوا- شاید یہ کتاب احسان صاحب (مشہور شاعر احسان دانش مراد ہیں- ناقل) کے ہاں موجود ہو- پھر 1956ء میں غالباً ربوہ میں ڈویژنل صحافیوں کا اجلاس ہوا جس میں میں شامل تھا اور آپ کے دوسرے خلیفہ میاں بشیر الدین محمود بھی تشریف فرما تھے- لائل پور کے ایک صحافی ایم ایم شیدا نے ایک مقالہ پڑھا تھا- اس میں بھی انہوں نے مختلف کتابوں کے حوالے سے بتایا تھا کہ ربوہ کے مقام پر سکندر اعظم کے حملہ سے پہلے سنسکرت یونیورسٹی تھی- انہوں نے شہر یا یونیورسٹی کا نام ایجاھن بتایا تھا- اس کتاب کی ترتیب کے وقت جب مجھے ضرورت پڑی تو چوہدری سر شہاب الدین مرحوم' سابق سپیکر پنجاب اسمبلی لاہور کی مرتبہ تاریخ پنجاب کا ایک نسخہ جو خاصا ضعیف تھا مطالعہ میں آیا- انہوں نے شہر چنیوٹ کے بارے میں اس قدر لکھا کہ پہلا شہر دریا کے پار تھا وہ کسی بڑی جنگ میں تباہ ہو گیا اور برباد شدہ شہر و قلعہ کے آثار دریا کے پار موجود ہیں- بعد میں رانی چندن نے یہ شہر دریا کی دوسری طرف بسایا اور چندن وٹ سے چنیوٹ مشہور ہوا-

اس کے علاوہ ''ریسز آف پنجاب'' پنجابی قبائل کے نام سے ایک کتاب چھ جلدوں میں ایک انگریز کرنل جو سیاح بھی تھا' نے لکھی ہے- یہ کتاب اب بھی گورنمنٹ کالج میانوالی کی لائبریری میں موجود ہے- اس میں بھی اس قسم کی عبارت درج ہے- یہ کتاب تذکرہ اولیائے جھنگ کے چھپنے کے بعد مجھے ملی اس وجہ سے اس کا حوالہ درج نہیں ہو سکا- البتہ چند نئی چیزیں میرے علم میں آئی ہیں اور کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں اس کے مطابق بعض جگہ ترمیم کر دی گئی ہے- آپ ڈاکٹر سید محمد عبداللہ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ملیں اور یا مجلس ترقی ادب کے رسالہ صحیفہ کا فائل تلاش کر لیں تو آپ کو وسیع معلومات مل جائیں گی- کتاب کے بارے میں مشورہ کا محتاج- آپ کا مخلص بلال زبیری جھنگ صدر-

مولانا ابو العطاء صاحب کی خدمت میں سلام کردیں''۔

(اصل مکتوب راقم الحروف کی ذاتی لائبریری میں موجود ہے)

قدیم مسلم تاریخ

قدیم مسلم عہد حکومت سے متعلق بھی دو روایات ہمارے سامنے آتی ہیں جن میں سرزمین ربوہ کا تذکرہ ملتا ہے۔

پہلی روایت:۔ جناب ڈاکٹر عبدالحمید خان ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی۔رائل پاکستان نیوی اپنی محققانہ تالیف ''محمد بن قاسم پاکستان میں'' کے صفحہ 21 تا 23 میں رقمطراز ہیں:

''چندرو دیا چنیوٹ دریائے چناب کے کنارے ایک بہت ہی قدیم شہر ہے اور جس وقت عرب فوج نے اس شہر پر حملہ کیا ایک ہندو راجہ یہاں حکمران تھا........ عرب فوج کے تقریباً 100 سپاہی چنیوٹ کے فتح کرنے میں کام آئے۔ان شہیدوں کا قبرستان اب تک چنیوٹ کے باہر موجود ہے۔ چندر ودیا چنیوٹ ریاست عسفان کا دارالخلافہ تھا .... اس شہر چنیوٹ کے قریب سندھ سے کشمیر جانے والے مسافر دریائے چناب کو عبور کرتے تھے کیونکہ چنیوٹ سے کشمیر جانے کے لئے راستہ بالکل سیدھا تھا جو پنج مات یا جہلم میں سے گزرتا تھا اس لئے عرب جرنیل محمد بن قاسم چنیوٹ سے جہلم اور پھر کشمیر گیا........ کیونکہ محمد بن قاسم نے چچ کے بیٹے راجہ داہر کی سلطنت کو فتح کیا تھا اس لئے وہ سندھ کی اس حد تک پہنچنا چاہتا تھا جو کشمیر کو سندھ سے جدا کرتی تھی .... محمد بن قاسم نے نصف کشمیر فتح کیا........ کشمیر سے واپسی پر جیسا کہ چچ نامہ میں بتایا گیا ہے محمد بن قاسم اودھے پور پہنچا..........''۔

(صفحہ 21 تا 23 مطبوعہ مسلم پرنٹنگ پریس کراچی)

یاد رہے افواج اسلامی کے سپہ سالا محمد بن قاسم نے دیبل کے مقام پر راجہ داہر کو جون 711ء میں شکست دی۔راجہ داہر مارا گیا جس کے بعد محمد بن قاسم اسلامی پرچم لہراتے ہوئے شہر پر شہر فتح کرتا ہوا ملتان پہنچا جہاں راجہ داہر کے چچازاد بھائی کی فوج سے اس کا مقابلہ ہوا لیکن بالآخر وہ بھی قلعہ چھوڑ کر بھاگ گیا اور ملتان اور اس کا اردگرد علاقہ بھی مسلم حکومت کے زیر نگیں آ گیا۔

دوسری روایت:''سرزمین جھنگ'' کے مولف جناب پروفیسر سمیع اللہ قریشی گورنمنٹ کالج جھنگ نے سرزمین ربوہ سے متعلق روایت درج ذیل الفاظ میں بیان کی ہے۔

''دوسری کہانی کا تعلق جھنگ کے شہر چنیوٹ سے ہے۔ جہاں شہر سے لپٹا ہوا دریائے چناب گزر رہا ہے۔ جس کے دوسرے کنارے پر کلراٹھی زمین میں سیاہ پتھروں کی چٹانیں سایہ کرتی ہیں اور ان کے دامن میں محمود غزنوی کے سپاہیوں سے مقامی ہندو راجہ کی خونریز جنگ ہوئی اور گمنام شہیدوں کا ایک سلسلہ بھی ان چٹانوں کے دامن میں آج بھی بیان کیا جاتا ہے جہاں بے آبادی کے زمانے میں مسافروں کو صبح کی اذان کی آواز سنائی دیا کرتی تھی۔اس لوک کہانی میں اسلام کا بیج کاشت ہوتا ہے''۔

(صفحہ 13' ناشر فکشن ہاؤس' 18 مزنگ روڈ لاہور 1998ء)

مسلم حکومت کا ہزار سالہ دور

سرزمین ربوہ اور اس کے ماحول یعنی موجودہ ضلع جھنگ نے بڑے بڑے سیاسی اور تہذیبی اور تمدنی انقلابات دیکھے ہیں۔ 1848ء میں یہ ضلع برطانوی عملداری میں آیا اور اس کا پہلا انگریز ڈپٹی کمشنر (مئی 1849ء تا فروری 1850ء) جی۔ ڈبلیو ہملٹن (G.W.Hamilton) تھے۔ 1861ء میں ضلع جھنگ کو انتظامیہ نے موجودہ تین تحصیلوں میں تقسیم کیا جو اب تک قائم ہے۔

(District & State Gazetters جلد نمبر 1 صفحہ 240-241 ناشر ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان)

پنجاب یونیورسٹی لاہور طبع دوم' مئی 1983ء' ربوہ جس خطہ پر آباد ہوا وہ بندوبست کے سرکاری کاغذات میں چک ڈھگیاں سے موسوم ہے اور 1034 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

بلال زبیری کی تالیف ''تاریخ جھنگ'' سے پتہ چلتا ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے یہ علاقہ ایاز کی عملداری میں دے دیا تھا۔ قطب الدین ایبک نے اسے اپنی ریاست ملتان میں شامل کر لیا۔ ازاں بعد شیر شاہ سوری اور اکبر جیسے بادشاہوں کے زیر نگیں آ گیا۔ یہی وہ سنہری دور ہے جس میں سرزمین ربوہ سے متصل چناب کے دوسرے کنارے پر حضرت شاہ بوعلی قلندرؒ (1206ء تا 1324ء) ساڑھے سات سال محو عبادت رہے۔ ان کی چلہ گاہ اور حجرہ آج بھی مرجع خواص و عام ہے۔

(ساندل بار صفحہ 254 مولفہ جناب احمد غزالی' ناشر فیروز سنز لاہور)

اس سے بڑھ کر تعجب خیز اور پراسرار بات یہ ہے کہ ربوہ کے ماحول میں بہت سے ایسے اولیاء اور مربیان و داعیان اور سلسلہ رشد و ہدایت کے بلند پایہ بزرگ آسودہ خاک ہیں جنہوں نے جھنگ میں اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں اور لاکھوں قلوب میں عشق رسول عربیؐ کی شمع روشن کر ڈالی جس کے اثرات صدیوں بعد آج بھی محسوس ہوتے ہیں۔ یہ سب اہل اللہ آسمان دعوت و ارشاد کے درخشندہ اور تابندہ ستارے تھے۔

ذیل میں ماحول ربوہ کی بعض مشہور اور قدیم بزرگ شخصیتوں کی ایک ناتمام سی فہرست درج کی جاتی ہے:

☆......... **چنیوٹ**: حضرت شاہ اسمٰعیل بخاریؒ' حضرت شاہ برمان بخاریؒ' حضرت شیخ حسین شاہ قریشیؒ' حضرت میاں حماند متھرومہ۔

☆......... **لالیاں**: حضرت مولوی محمد صدیق صاحب لالیؒ۔

☆......... **شیخ بہلول تحصیل چنیوٹ**: حضرت شاہ بہلولؒ (سلسلہ قادریہ میں حضرت شاہ حسینؒ لاہور کے مرشد)۔

☆......... **محمدی شریف**: حضرت میاں محمدیؒ۔

☆......... **موضع برخوردار نزد بھوانہ**: حضرت حافظ برخوردارؒ۔

☆......... **رجوعہ**: حضرت شاہ دولتؒ (سادات رجوعہ کے مورث اعلیٰ)

☆......... **جھنگ شہر**: سید محبوب حضرت شاہ جیونہ کروڑوی نقویؒ۔ حضرت نور شاہ (مداریہ سلسلہ کے بزرگ)' حضرت سید امان اللہ شاہؒ (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ولادت سے ایک سال قبل واصل بحق ہوئے)

☆......... **جھنگ صدر۔ چوک بازار**: حضرت حافظ علی محمد نقشبندیؒ۔

☆......... **نہنگ آباد**: حضرت شاہ صادقؒ۔

☆......... **پیر کوٹ سدھانہ**: حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی ثانیؒ۔

☆......... **ماڑی شاہ سخیرا**: حضرت شاہ صغیرؒ۔

☆......... **شورکوٹ**: حضرت غازی پیرؒ (محمد بن قاسم کی فوج کے ایک سپاہی)' سلطان العارفین قدوۃ السالکین حضرت سلطان باہوؒ۔

☆......... **بدھ رجبانہ تحصیل شورکوٹ**: حضرت شاہ خلیل شیرازیؒ۔

(مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ''تذکرۃ الاولیاء جھنگ'' از بلال زبیری' سر زمین جھنگ'' از پروفیسر قریشی سمیع اللہ۔ ''ساندل بار'' از احمد غزالی)۔

ان صاحب کمال بزرگوں میں حضرت سلطان باہوؒ (1629ء تا 1691ء) اور شیخ محمد بہلول (1515ء تا 1630ء) کو نہایت ممتاز اور منفرد مقام حاصل ہے۔

حضرت سلطان باہو کے صوفیانہ کلام نے نہ صرف جھنگ بلکہ مغربی پنجاب پر گہرے اثرات اور نقوش چھوڑے ہیں۔ آپ قریباً 140 کتب کے مؤلف تھے۔ شہرت ''ابیات باہو'' سے پائی۔ آپ کے کمالات روحانی کا اندازہ لگانے کے لئے صرف ایک اقتباس آپ کی پرمعارف تحریرات میں سے ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:

''حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس فقیر کو باطن میں اپنے حرم محترم کے اندر کمال شفقت اور مرحمت سے لے گئے اور آنحضرت صلعم اور امہات المومنین نے مجھے اپنے نوری حضوری فرزند کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔''

(حق نمائے اردو ترجمہ نورالہدیٰ تصنیف لطیف حضرت سلطان باہو قدس اللہ العزیز صفحہ 225 حاشیہ - ناشر عرفان منزل کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان طبع پنجم 1976ء)

حضرت شیخ محمد بہلولؒ سلطنت خداداد میسور کے آخری تاجدار سلطان شہید ابوالفتح فتح علی ٹیپو رحمۃ اللہ علیہ 1752ء تا 4/مئی 1799ء) کے جد امجد تھے جیسا کہ جناب بلال زبیری نے اپنی کتاب ''تاریخ جھنگ'' صفحہ 309 تا 315 میں ناقابل تردید شواہد و دلائل سے ثابت کیا ہے۔ سلطان ٹیپو کا یہ آخری فقرہ قیامت تک سنہری حروف میں لکھا جائے گا کہ ''گیدڑ کی صد سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی اچھی ہے''۔ سلطان ٹیپو کے سوانح نگار اور جنوبی ہند کے نامور مورخ جناب محمود خاں بنگلوری کی تحقیق کے مطابق سلطان المجاہدین ٹیپو نے اپنی فوج کا نام جماعت احمدی اور سونے کے شاہی سکے کا نام احمدی رکھا۔ انہوں نے ایک نیا اسلامی کیلنڈر بھی جاری کیا جس کے پہلے مہینہ کا نام احمدی تجویز فرمایا۔ یہی نہیں بلکہ اپنے دارالسلطنت سرنگاپٹم کی مسجد کو مسجد احمدی سے موسوم فرمایا۔

(تاریخ سلطنت خداداد میسور صفحہ 475' 476' 426' 499 اور 597- مولفہ محمود خان بنگلوری - پبلشرز یونائیٹڈ لاہور- طبع چہارم 1947ء)

حضرت سلطان باہوؒ کو بھی احمدی کا مبارک نام بہت محبوب تھا۔ آپ کی عارفانہ تحریرات سے اس ضمن میں ایک نمونہ ملاحظہ ہو:

''جب نور احدی نے .... اپنے حسن کے جلوہ مصفا .... کو ذریعہ بنایا (تو) اس شمع جمال نور احمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر کونین پروانہ وار جل مٹے (نور ذات نے) نقاب میم احمدی پہن کر صورت احمدی صلی اللہ علیہ وسلم اختیار کی''۔

(ترجمہ رسالہ ''روحی شریف'' صفحہ 7 تصنیف لطیف حضرت سلطان باہو قدس اللہ سرہ۔ ناشر نوری کتب خانہ لاہور)

لفظ ''احمدی'' کی یہ ترویج و اشاعت آسمانی تحریک کی بدولت ہو رہی تھی کیونکہ حضرت سلطان باہو کی ولادت سے بھی قریباً اٹھارہ سال پیشتر حضرت مجدد الف ثانی (وفات 10/دسمبر 1624ء) کو الہاماً بتایا جا چکا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ رحلت کے ایک ہزار اور چند سال بعد حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج فرمائے گی اور حقیقت کعبہ کے مقام میں متحدہ ہو جائے گی۔'' اس وقت حقیقت محمدی کا نام حقیقت احمدی ہو جائے گا''۔

(مبدء و معاد - ترجمہ صفحہ 205 تصنیف امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ- تالیف 1009ھ مطابق 1611ء- ناشر ادارہ مجددیہ 2/5 ایچ ناظم آباد نمبر 3 کراچی)

درخت بھی جاندار ہیں۔ سانس لیتے ہیں' محسوس کرتے ہیں ان سے پیار کریں۔

رموز کائنات

کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

کائنات کی وسعت اور باریکیاں

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

خداتعالیٰ انسان کو بار بار دعوت دیتا ہے کہ اس کائنات کی تخلیق پر غور کرو تو تمہیں خداتعالیٰ کی صحیح عظمت کا احساس ہوگا کہ وہ ہستی جس نے محض کن فیکون کے اشارے سے ایسی عظیم، گہری اور پیچ در پیچ کائنات تخلیق فرما دی ہے کہ جس طرف نگاہ دوڑائیں ایسے پر اسرار قوانین قدرت سامنے آتے ہیں کہ ایک مسئلہ کو حل کریں تو اس کے پیچھے اور کوئی نیا قانون قدرت جلوہ فرما نظر آتا ہے اور اس طرح قوانین قدرت کی ایسی زنجیر ہے جس کا آخری سرا کوئی نہیں۔ کہیں ایک جگہ سے زنجیر کی ایک کڑی گم ہوئی تو سارا نظام درہم برہم ہوتا نظر آتا ہے۔ ایسے ایسے پیچیدہ۔ باریک اور نازک روابط کے ذریعہ یہ ساری کائنات باہم قائم و دائم ہے اور ایسے اعلیٰ نظام کے تحت اتنے لامتناہی مختلف حصے آپس میں مربوط ہو کر کسی ایک صنعت کی تکمیل کرتے نظر آتے ہیں کہ ہر ایک حصہ اپنی جگہ لازم وملزوم نظر آتا ہے جس کے بغیر وہ ساری اکائی۔ وہ سارا سسٹم بے معنی ہو کر رہ جائے۔ اور ہر ایک حصہ کی کارکردگی کسی ایک باریک لیکن انتہائی جامع قانون قدرت پر اس طرح منحصر نظر آتی ہے کہ اگر اس قانون کی سر مُو بھی خلاف ورزی ہو جائے تو سارا نظام ایسے بگڑتا ہے کہ سنبھلنے میں نہیں آتا اور تب معلوم ہوتا ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹا حصہ اپنی جگہ پر کتنا اہم ہے جس کے بغیر گزارہ نہیں۔ ایک آنکھ، کان، یا جسم کے کسی ایک حصہ کی بناوٹ کو ہی لیں۔ یا ہوا اور پانی کے توازن کو قائم رکھنے والا قدرت کا سائیکل دیکھیں۔ یا نباتات اور حیوانات کا اپنی بقا کے لئے ایک دوسرے پر انحصار۔ سیاروں اور ستاروں کا باہمی کشش سے قائم و دائم رہنا۔ مادے اور توانائی کا باہمی اشتراک، کتنے عمیق در عمیق قوانین قدرت اس کائنات کو سنبھالے ہوئے ہیں اور اپنے عمل میں کبھی ان سے بھول چوک یا غلطی نہیں ہوتی۔ تو ایسی عظیم تخلیق کا خالق کیسا عظیم ہوگا؟

انسان کی صلاحیتیں

اور پھر انسان ہی کو دیکھیں۔ اپنی اپنی فیلڈ میں انسان ترقی کی ایسی حدود کو چھو لیتا ہے کہ جو لوگ اس شعبہ سے متعلق نہ ہوں ان کیلئے وہ کام معجزہ سے کم نہیں ہوتے۔

بجلی کی طاقت کو دریافت کرنا۔ پھر بجلی پیدا کرنے کے طریقے۔ اس کی مختلف قسمیں اور خصوصیات اور پھر اس سے مختلف قسم کے سینکڑوں کام لینا۔ اسی طرح ہوا میں اڑنے کے لئے مختلف قوانین قدرت کی دریافت۔ اور پھر ان قوانین کے تحت جہاز، راکٹ اور خلائی جہاز بنا کر دوسرے سیاروں پر کمند ڈالنا، ریڈیو، ٹیلیویژن، ٹیلیفون، کمپیوٹر، آٹو موبائل، بھاری مشینری کا زندگی کے ہر شعبے میں انقلاب آفرین استعمال، جوہری توانائی کا استعمال اور مختلف عناصر کے ملاپ سے ہزاروں لاکھوں نئی نئی ایجادیں۔ اسلحہ کی نئی نئی اقسام۔ سمندروں کی تہ کے راز معلوم کرنا۔ غرض جس شعبہ کی طرف نگاہ کی جائے انسان ترقی کی اعلیٰ سے اعلیٰ حدود کو چھوتا نظر آتا ہے۔ یہاں تک کہ سرجری اور جینیٹک انجینئرنگ کے میدان میں تو انسان بزعم خود جیسے تخلیق کے عمل میں بھی حصہ دار ہونے کا دعویٰ کر بیٹھتا ہے۔ لیکن دیکھا جائے تو انسان کے خود خداتعالیٰ کی تخلیق ہونے کے ناطے اس کے یہ سارے کارنامے اور ساری صلاحیتیں خداتعالیٰ ہی کی تخلیق کا ایک جلوہ ہیں کہ اس نے انسان کو پیدا کر کے اسے ایسی صلاحیتیں بخشی ہیں کہ وہ ایسے کارہائے نمایاں کر سکے۔ یعنی پہلے خداتعالیٰ نے قوانین قدرت پیدا فرمائے اور پھر ان قوانین قدرت کے عملی اظہار کے لئے انسان کو پیدا کیا اور اسے صلاحیتیں بخشیں کہ وہ ان قوانین قدرت کو دریافت کرے اور استعمال میں لائے۔ جس طرح کسی گاڑی کو چلانے والا تو محض ڈرائیور ہوتا ہے اور اسی طرح کسی کمپیوٹر کو استعمال کرنے والا یا اور تمام ایجادات سے فائدہ اٹھانے والا اس سائنسدان یا انجینئر کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا جس نے اس چیز کو ایجاد کیا۔ اسی طرح انسان تو خداتعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کو محض دریافت کرنے والا ہے۔ **عظمت والا** تو ان قوانین قدرت اور اس کائنات کی تمام اشیاء جن سے یہ قوانین قدرت ظہور پذیر ہوتے ہیں کو بنانے والے خالق و مالک خدائے وحدہ لاشریک کی ہستی ہے۔

انسان کی بے بسی!

انسان خود تسلیم کرتا ہے کہ جتنے قوانین قدرت اس نے دریافت کئے ہیں ان کی تہ میں دیگر اور قوانین کا لامتناہی سلسلہ ہے جن پر اس کے دریافت کئے ہوئے قوانین کا تانا بانا بنا ہوا ہے اور انسان نے جو قوانین اب تک دریافت کئے ہیں وہ ایسا ہی ہے جیسے لعل و جواہرات سے بھرے ہوئے سمندر کے کنارے کھڑا ہوا انسان ریت میں سے گری پڑی سیپیاں اور گھونگھے جمع کر رہا ہو۔ جوں جوں انسان زیادہ بڑا مفکر اور عام لوگوں سے ممتاز علم کا حامل بنتا جاتا ہے اگر اس کی سوچ ٹیڑھی نہ ہو گئی ہو جو ایک آدھ سکے پا کر خود کو دنیا کا امیر ترین آدمی سمجھ بیٹھے۔ تو انسان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ”میں تو بس یہ جانتا ہوں کہ میں کچھ نہیں جانتا“۔ اور پھر انسان کی حیثیت ہی کیا ہے۔ بڑے سے بڑا جابر اور طاقتور حکمران اقتدار کے گھمنڈ میں آ کر خدائی کا دعویٰ کر بیٹھے تو یہ اس کی اپنی حماقت ہے ورنہ وہ اور اس سے تو کمزور انسان ہونے کے ناطے خود اپنی ذات پر بھی اختیار نہیں۔ ذرا بیمار ہو جائے تو جان پر بن آتی ہے اور سارا دم خم نکل جاتا ہے اور بالآخر مر کر مٹی کے نیچے دفن ہو جاتا ہے۔ حقیقی اختیار واقتدار صرف اور صرف ایک ہستی کو ہے جو ازل سے ابد تک ہے۔ جو ہر کسی کو پیدا کرتا اور مارتا ہے۔ جو زمین و آسمان کا خالق و مالک ہے اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ جس کے ہم ہر دم محتاج ہیں۔ جو ہمارا رب اور پالن ہار ہے۔ ہمیں تمام صلاحیتیں اسی کی طرف سے عطا ہوئی ہیں۔ جس کی صفت رحیمیت اس کی دیگر تمام صفات پر حاوی ہے۔ جو ہمارے گناہ بخش کر خوش ہوتا ہے۔ جو چاہتا ہے کہ ہم اس سے مانگیں اور وہ ہمیں دے۔ جب ہم صحیح معنوں اور سچے دل سے اپنی کمزوری اور بے چارگی اور اس ذات کی عظمت اور رحیمیت کا تصور باندھ کر اس کے سامنے عبادت میں حاضر ہوتے ہیں تو اس سے جو خشوع خضوع پیدا ہوتا ہے۔ اور خداتعالیٰ کی سچی محبت اور سچی خشیت کو دل پر طاری کر کے اس کے سامنے رکوع و سجود کرنے میں جو لذت ملتی ہے اس کو صرف محسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے بدلہ میں انسان کے جو دونوں جہان سنور جاتے ہیں اور اسے اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے وہ خداتعالیٰ کی طرف سے ایک خاص انعام ہے۔ آیئے خداتعالیٰ کی عظمت کا کچھ ادراک حاصل کرنے کے لئے اس کی تخلیق کے دو پہلوؤں پر نگاہ کریں۔ اور پھر یہ سوچیں کہ ایسی عظیم ہستی اپنی پاک کتاب کے ذریعہ جو ہم عاجز بندوں سے مخاطب ہوتی ہے تو ہمارے لئے یہ کتنی بڑی سعادت ہے۔ اگر کوئی بادشاہ کسی عام آدمی سے ایک فقرہ کی بات بھی کر لے تو وہ خوشی سے پھولا نہیں سماتا کہ بادشاہ مجھ سے مخاطب ہوا۔ اگر ہم یہ سوچ کر خداتعالیٰ کی پاک کتاب کو پڑھیں کہ خدا مجھ سے مخاطب ہو رہا ہے اور مجھے میری ہی بھلائی کے لئے نصیحتیں کر رہا ہے اور مجھے کامیابی کی راہ دکھا رہا ہے تو مارے رقت کے ہماری آواز رندھ جانی چاہئے حضرت عمرؓ کے بارے میں آتا ہے کہ جب آپ قرآن شریف پڑھتے تھے تو آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی۔ وہ یہی خداتعالیٰ کی عظمت، عفو، رحم کی صفات کے تاثر کا دل پر غلبہ تھا کہ یہ اس خدا کا کلام ہے جو اتنا عظیم ہو کر ہم عاجز بندوں کے ساتھ اتنی محبت اور رحمت رکھتا ہے اور ہم سے باتیں کر رہا ہے۔ وہ جس کے سامنے ہم نے ایک دن حاضر ہونا ہے اور اپنے اعمال کا حساب کتاب دینا ہے اور جس کی رحمت کے سوا اس دن ہمارے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہوگی۔ آئیں آج اسے راضی کر لیں تا کہ اُس دن وہ ہم سے راضی ہو۔ تو اس طرح اپنی عاجزی اور خداتعالیٰ کی عظمت کا صحیح احساس اصل خشیت الٰہی کی جڑ ہے۔ اور یہی احساس عبادت کے وقت ہمارے دل پر حاوی رہنا چاہیے۔

تخلیق کی وسعت

خداتعالیٰ کی تخلیق کے ایک پہلو اس کی وسعت پر نگاہ دوڑائیں تو اس کی کوئی انتہا نظر نہیں آتی۔ روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے۔ اس رفتار سے سفر کرتے ہوئے اگر کوئی چیز آسمان کی وسعتوں میں دور دراز کے ستاروں اور کہکشاؤں تک پہنچنا چاہے تو ہزاروں لاکھوں سال کے سفر کے بعد بھی کائنات کا کنارہ نہ آئے۔ اور اس کائنات میں موجود کھربوں کھرب ستاروں میں سے ایک ایک ستارہ اتنا بڑا ہے کہ ہمارے سورج جیسے لاکھوں سورج اس میں سما جائیں اور پھر بھی جگہ بچ رہے۔ اور اتنے بڑے بڑے کھربوں کھرب سورج اور ان کے گرد گھومنے والے ہماری زمین جیسے ان گنت سیاروں اور ان گنت نظام شمسی سے بننے والی کہکشاؤں کی موجودگی کے باوجود یہ کائنات اتنی وسیع ہے کہ اس کی وسعتوں میں ہر ایک سورج دوسرے سے اتنی دوری پر ہے جیسے ہزاروں میل چوڑے سمندر میں کوئی جہاز یکہ و تنہا سفر کر رہا ہو۔ اگر ہم اپنی زمین پر ہی نظر ڈالیں جو کائنات کے دوسرے بڑے ستاروں کے بالمقابل ایک ادنیٰ سے سورج کا ایک حقیر سا سیارہ ہے تو زمین کی وسعت۔ اس کے سمندروں کا رقبہ۔ اس کے آتش فشاں پہاڑوں کی طاقت، اس پر آنے والے زلزلوں کی تباہ کاریاں۔ ان سب طاقتوں کے تناظر میں پوری کائنات کی وسعت اور عظمت کا کچھ بہتر اندازہ ہو سکتا ہے اور اس عظیم الشان کائنات کا کن فیکون کے اشارے سے پیدا کر دینے والے خدائے عزوجل کی عظمت کا کچھ تصور باندھا جا سکتا ہے۔ اور ابھی اس کائنات کی موجودہ وسعت پر ہی بس نہیں۔ یہ روز بروز پھیلتی اور وسیع تر ہوتی چلی جا رہی ہے اور اس میں مزید نت نئے سورج اور کہکشائیں پیدا ہو کر اس کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جا رہے ہیں اور اس عمل کی کوئی حد کوئی اختتام نہیں۔ آیئے اب تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ کریں۔ یعنی خداتعالیٰ کی تخلیق کے باریک اور پیچ در پیچ جلوے۔

تخلیق کی باریکیاں

اتنے بڑے بڑے اجسام جن سے کائنات عبارت ہے کی بنیاد کا اگر پتہ لگانے کے لئے یہ کس چیز سے اور کیسے بنے ہیں کسی ایک کے مادے کو ٹکڑوں میں کاٹنے لگیں اور ہوتے ہوتے وہ اتنا چھوٹا ٹکڑا بن جائے کہ اسے مزید تقسیم کرنا ممکن نہ رہے اور اس کی جسامت ایسی چھوٹی ہو جائے کہ ایک سوئی کی نوک پر بے شمار ایسے ذرے رکھے جا سکیں تو وہ ایٹم کہلاتا ہے۔ مادے کے اس چھوٹے سے چھوٹے ذرے میں الیکٹران اور پروٹان ایک دوسرے کے ساتھ گویا بندھے ہوئے تیزی سے گردش کر رہے ہیں۔ اگر ایک

نیوٹران کو نہایت شدت کے ساتھ اس ایٹم کے مرکز میں فائر کیا جائے تو الیکٹران پروٹان سے علیحدہ ہو کر ایٹم دو حصوں میں تقسیم ہو جائیگا۔ اس عمل کو فشن Fission کہا جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں بے حد حرارت اور توانائی پیدا ہوگی کیونکہ جن دو حصوں میں ایٹم تقسیم ہوگا ان کا وزن اصل ایٹم سے کم ہوگا۔ اس طرح جو مادہ ضائع ہوگا وہ توانائی میں تبدیل ہو جائے گا۔ اور مادہ کی توانائی میں تبدیل ہونے کی شرح ایک کے بالمقابل لاکھوں میں ہے۔ اگر ایک پونڈ یورینیم کو فشن کیا جائے تو اس سے جو توانائی پیدا ہوگی وہ تقریباً تیس ہزار من پتھر کے کوئلہ کو اکٹھا جلانے کی حرارت اور توانائی کے برابر ہوگی۔ اس فشن کے زیر اثر توانائی پیدا ہونے کے ساتھ ہی ایٹم میں سے دو یا تین مزید نیوٹران علیحدہ ہو کر آگے کسی اور ایٹم کی فشن کریں گے اور یوں بے شمار ایٹموں کے فشن کی ایک زنجیر بن جائے گی جسے Chain Reaction کہتے ہیں۔

نیوٹران کو بہت زیادہ رفتار کے ساتھ ایٹم کے مرکز میں مارنے کے لئے بارود کا سہارا لیا جاتا ہے۔ ایک موٹے فولاد کی مضبوط نالی میں یورینیم کے ٹکڑے فاصلہ پر رکھ کر ایک سرے پر بارود بھر کر نالی کو بند کر دیا جاتا ہے۔ بارود کو چلانے کے نتیجہ میں ایک ٹکڑا دوسرے سے ٹکراتا ہے اور فشن کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ تو یہ ہے اتنی بڑی کائنات کے سب سے چھوٹے ذرے کے اندر چھپی ہوئی طاقت اور خدا تعالیٰ کی تخلیق کی باریکی کا ایک ادنیٰ جلوہ۔

اس سے آگے

فشن کے نتیجہ میں ایٹم بم معرض وجود میں آتا ہے جس کی طاقت کا اندازہ جنگ عظیم دوم میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرائے گئے بموں سے ہو جاتا ہے جن میں سے ہر ایک بارہ ہزار ٹن بارود کی طاقت کا تھا۔ حالانکہ وہ بم آج کل کے ایٹم بموں کے مقابلہ میں 80 گنا کم طاقت کے تھے آج کے ایٹم بم ایک میگا ٹن یعنی دس لاکھ ٹن TNT کی طاقت کے ہیں۔ فشن کے عمل میں سارا مادہ توانائی میں تبدیل نہیں ہو پاتا بلکہ بہت بڑا حصہ اس عمل سے بچ رہتا ہے اور زیادہ سے زیادہ مادہ کو استعمال میں لانے کے لئے نئے طریقوں پر ریسرچ ہوتی رہتی ہے۔ ایٹم بم سے بھی آٹھ گنا زیادہ طاقت والا بم ہائیڈروجن بم ہے۔ یہ بم فشن کے بالکل الٹ اصول پر کام کرتا ہے جسے فیوژن Fusion کہا جاتا ہے۔ اس میں ایک ایٹم کو پھاڑنے کی بجائے دو ایٹموں کو اتنی شدت سے آپس میں ٹکرایا جاتا ہے کہ وہ باہم پیوست ہو کر ایک ایٹم بن جاتے ہیں۔ لیکن اس ایک ایٹم کا وزن پہلے دو ایٹموں سے کم ہو جاتا ہے۔ اس طرح ضائع ہونے والا مادہ توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ سورج میں حرارت اور توانائی اسی عمل سے پیدا ہو رہی ہے۔ ہائیڈروجن گیس ہیلیم گیس سے ہلکی ہوتی ہے۔ ہائیڈروجن کے دو ایٹم باہم فیوژن کے عمل سے ہیلیم میں تبدیل ہوتے ہیں۔ اور بچ رہنے والا مادہ توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

فیوژن کے عمل کے لئے بے انتہا حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس عمل میں دو پروٹان ایک دوسرے میں پیوست ہوتے ہیں اب پروٹان تو بنیادی طور پر مثبت چارج کے حامل ہونے کی وجہ سے جس طرح مقناطیس کے مثبت یا منفی پول اپنے جیسے مثبت یا منفی پول کو پرے دھکیلتے ہیں اسی طرح دو مثبت چارج کے حامل پروٹان ایک دوسرے کو پرے دھکیلتے ہیں لیکن اگر درجہ حرارت پچاس کروڑ ڈگری سنٹی گریڈ تک پہنچا دیا جائے تو پروٹان اتنی تیزی سے حرکت کرتے ہیں کہ اپنی فطری ایک دوسرے کو پرے دھکیلنے کی خاصیت پر قابو پاتے ہوئے باہم تیزی سے پیوست ہو جاتے ہیں اور فشن کے مقابل پر اس سے آٹھ گنا توانائی خارج ہوتی ہے۔ اتنا زیادہ درجہ حرارت پیدا کرنے کے لئے جس سے فیوژن کا عمل ہو سکے ایٹم بم کے اصول والا فشن پیدا کر کے پھر اس کی ایک محدود جگہ میں مقید توانائی کو فیوژن کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور ابھی ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم جو ہر چیز کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں کے بالمقابل ایک اور اصول کے تحت نیوٹران بم تیار کیا جاتا ہے جس کی خصوصیت یہ ہے کہ تمام عمارات اور مادی اشیاء جوں کی توں صحیح سلامت کھڑی رہتی ہیں لیکن نیوٹران بم کے ایریا میں ہر ذی روح چپکے سے موت کی آغوش میں سو جاتا ہے۔ اس کی تفصیل پھر کسی موقع پر بیان کی جائے گی۔ تو یہ ہیں خدا تعالیٰ کی تخلیق کے چھوٹے سے چھوٹے ذرات کی تخلیقی باریکیاں۔

جاندار اشیاء کی تخلیقی باریکیاں

تمام حیوانات اور نباتات ایٹم کی طرح کے چھوٹے ذرات سے مل کر بنے ہیں جن کو خلیات یا سیل Cell کہا جاتا ہے یہ سیل اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ طاقتور خردبین کے بغیر نظر نہیں آسکتے۔ اگرچہ بعض سمندری جانور اور پودے ایک سیل پر بھی مشتمل ہوتے ہیں۔ اسی طرح انڈہ بھی ایک سیل ہوتا ہے۔ لیکن یہاں پر نباتات و حیوانات کی اس دنیا کا ذکر ہے جو ہمارے اردگرد پھیلی پڑی ہے۔ مثلاً ہمارے خون کے سرخ سیل یا خلیات اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ سوئی کی نوک پر ہزاروں آ جائیں۔ ہماری ایک ہتھیلی کی جلد کئی لاکھ خلیات پر مشتمل ہے۔ ایک خلیہ اپنی ذات میں مکمل اکائی ہے۔ یہ باقاعدہ سانس لیتا ہے اور جیتا ہے۔ خوراک حاصل کرتا ہے۔ فضلہ خارج کرتا ہے بڑھتا پھولتا ہے۔ آگے اپنی نسل جاری کرتا ہے اور بالآخر مر جاتا ہے۔ سیل کے اندر ایک اور ہی پوری دنیا آباد ہے جس کے مطالعہ کے لئے خردبین استعمال کی جاتی ہے۔ عام شیشوں کی خردبین سے اشیاء کو دو ہزار گنا تک بڑا کر کے دیکھا جا سکتا ہے لیکن الیکٹران خردبین اشیاء کو دو لاکھ گنا تک بڑا کر سکتی ہے۔ اگر ایک چیونٹی کو الیکٹران خردبین سے دیکھا جائے تو وہ آدھا میل لمبی نظر آئے گی۔ لیکن خردبین اتنی طاقتور ہونے کے باوجود بھی سیل کی اندرونی تمام تفاصیل نہیں دیکھی جا سکتیں۔ سیل کی بے شمار شکلیں ہوتی ہیں گول، چوکور، مربع مستطیل، لمبی، چپٹی ہر طرح کی۔ اکثر سیل ایک انچ کے ہزارویں حصہ کی جسامت کے ہوتے ہیں۔ اگرچہ بعض سیل ایک انچ کا پچاس ہزارواں حصہ کے سائز کے بھی ہوتے ہیں۔ ہر سیل اپنی ذات میں گویا ایک مکمل چھوٹی سی فیکٹری ہے اس کا ایک کنٹرول مرکز ہوتا ہے جو اسے بتاتا ہے کہ اس نے کیا کچھ کرنا ہے اور کب کرنا ہے۔ توانائی پیدا کرنے اور مختلف کارکردگی کے لئے ضروری تمام انتظام اس میں موجود ہوتا ہے۔ ہر ایک سیل ایک خصوصی جھلی میں بند ہوتا ہے۔ سیل کے دو حصے ہوتے ہیں، ایک اس کا مرکز جو ایک جھلی میں ملفوف ہو کر باقی سیل سے علیحدہ ہوتا ہے اور دوسرا مرکز کے علاوہ باقی تمام حصہ۔ مرکز کے پھر دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک حصہ میں کروموسومز (Chromosomes) ہوتے ہیں جو دھاگوں کی شکل کے ہوتے ہیں۔ اور دوسرے حصہ میں نیوکلیولائی (Nucleoli)۔ کروموسومز کے ساتھ ساتھ ڈی این اے (DNA) ایک محلول کے اندر اس مرکز میں موجود ہوتے ہیں جو جینز Genes کا کام کرتے ہیں یعنی ماں باپ سے آگے اولاد میں ان کی جسمانی خصوصیات منتقل کرتے ہیں اور اس طرح ہر جانور اپنی ہی نسل کا جانور آگے پیدا کرتا ہے اور رنگ، قد، شکل وصورت کا تعین کرتا ہے۔

تو اس طرح ہاتھی جیسے بڑے جانور یا انسان جیسی ذہانت والے جاندار کی جسمانی ساخت، قد و قامت، تیزی، ذہانت، آنکھوں اور بالوں کا رنگ وغیرہ وغیرہ سیل کے اندر پائے جانے والے ان انتہائی باریک DNA یا جینز پر منحصر ہوتا ہے۔ نیوکلیولائی جسم میں پروٹین اور R.N.A پیدا کرتے ہیں جو سیل کے اندر ہونے والی تمام نشوونما کو زیادہ تیز اور صحتمند بنانے میں مدد دیتے ہیں ان تمام بنیادی چیزوں کے علاوہ ہر سیل کے اندر چھ اور مختلف حصے ہوتے ہیں جو مختلف کام سرانجام دیتے ہیں ان حصوں کے نام اور کام اتنے پیچیدہ ہیں کہ یہ مضمون ان کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ہر سیل مکمل ہو جانے کے بعد خود بخود دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے اور دونوں حصوں میں اصل سیل کے تمام اجزا اور خصوصیات موجود ہوتی ہیں اور اس طرح جتنا بڑا کوئی جانور ہوگا اتنے ہی تعداد میں زیادہ اس کے اندر سیل موجود ہوں گے۔ گویا کسی جاندار کی جسامت کا انحصار سیلوں (Cells) کی تعداد پر ہے نہ کہ سیلوں کے سائز پر۔ روزانہ لاکھوں کی تعداد میں پرانے سیل مرتے اور نئے ان کی جگہ لیتے رہتے ہیں۔

انار خوشذائقہ اور رسیلا پھل

انار کا شمار بہت اہم پھلوں میں ہوتا ہے۔ اس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ رحمٰن میں موجود ہے۔ ڈاکٹرز کے بقول انسان اگر اس کے پھولوں کو توازن سے استعمال کرے تو دوائیوں سے بے نیاز ہو سکتا ہے۔ انار کو قدرت نے دلکش رنگوں سے سرفراز کیا ہے۔ یہ نہایت خوشذائقہ اور رسیلا پھل ہے۔ عام طور پر اس کی تین قسمیں ہیں (1) قندھاری انار (2) بدانہ انار (3) خامص انار۔ قندھاری انار کے دانے سرخ اور ذائقہ ترشی مائل ہوتا ہے۔ بدانہ انار کا چھلکا سوکھا ہوا لیکن دانہ نہایت شیریں ہوتا ہے۔ خامص انار کا ذائقہ ترش ہوتا ہے۔

انار دوائی اور غذائی لحاظ سے بھرپور پھل ہے۔ اس میں پروٹینز' وٹامنز' شکر' کیلشیم' فولاد اور فاسفورس جیسے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ جو خون بنانے اور جسم کی نشوونما کے کام آتے ہیں۔ اس میں وٹامن سی بھی بکثرت پایا جاتا ہے۔ جن لوگوں کی طبیعت پر پژمردگی چھائی رہتی ہے۔

اس کا جوس پینے سے طبیعت میں تازگی آ جاتی ہے۔ اس کا رس پیاس بجھاتا اور جسم کے اندر کی گرمی کم کرتا ہے جسے بھوک نہ لگتی ہو چار روز تک اس کا رس پئے بھوک بہتر ہو جائے گی۔ انار کا باقاعدہ استعمال جسم کو فربہ کرتا ہے' قوت بصارت تیز ہوتی ہے' خون کی کمی دور کرتا ہے۔ انار کے دانوں کو اگر نمک اور کالی مرچ چھڑک کر کھایا جائے تو پیٹ درد میں آرام آ جاتا ہے۔ انار کے سرخ پھولوں کو خشک کر کے سفوف بنا کر بطور منجن استعمال کیا جائے تو دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی اپنی خصوصیات اور تاثیرات ہیں۔ اس لئے اسے کثرت سے استعمال کرنا چاہئے۔

براعظم افریقہ سے انسانی زندگی کا آغاز

ماہرین آثار قدیمہ کو مشرقی افریقہ کے ملک اریٹریا سے ایسے تاریخی آلات ملے ہیں جن سے اس نظریے کو تقویت ملتی ہے کہ انسانی زندگی کا آغاز براعظم افریقہ سے ہوا اور اس کے بعد انسان دنیا بھر میں پھیل گئے۔ ایک لاکھ پچیس ہزار سال پرانے یہ آلات امریکہ اور اریٹریا کے ماہرین پر مشتمل ایک ٹیم کو ملے ہیں۔ ان آلات سے انسانوں کے سمندری ماحول کو اپنانے اور خوراک کی فراہمی سے متعلق نئے طریقوں کے بارے میں مختلف چیزوں کا پتہ چلتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ان آلات سے انسانوں کو اپنے ماحول سے مطابقت اور خوراک کے حصول کی سٹریٹجی کے متعلق علم ہوتا ہے۔ جس کے بارے میں ہمارا خیال ہے کہ یہ آب و ہوا میں تبدیلی سے متاثر ہوا۔ ایک ماہر کا کہنا ہے کہ ان آلات سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ انہیں بنانے والے کون تھے۔ تاہم اندازہ ہوتا ہے کہ افریقی ساحل کے ساتھ ساتھ انسانی آبادی تیزی سے بڑھی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرمہ شاہدہ شکور صاحبہ اہلیہ مکرم سردار عبدالشکور صاحب مرحوم ابن مکرم ڈاکٹر سردار احسان علی صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور لکھتی ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم سردار افتخار الغنی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم اگست 2002ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام "انتصار احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سردار عبدالرشید صاحب کا نواسہ ہے۔ نومولود حضرت سردار ڈاکٹر فیض علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عرفان احمد ابڑو صاحب مربی سلسلہ جیکب آباد سندھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 10 ستمبر 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام عدنان احمد عطا فرمایا ہے نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے نومولود مکرم محمد اصغر ابڑو صاحب آف لاڑکانہ کا پوتا اور مکرم محمد سرور صاحب ابڑو (سابق امیر ضلع لاڑکانہ) کا نواسہ ہے احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین اور باعمر بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم میاں محمد اسلم شریف صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی لکھتے ہیں۔ خاکسار کی پوتی فریحہ ندیم صاحبہ ایک ماہ سے ملتان میں ٹائیفائیڈ کے باعث بیمار ہے۔ بخار نہیں اتر رہا۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بچی کی کامل وعاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فیصل آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار کا نواسہ فرحان احمد خان ابن مکرم طاہر احمد خان صاحب آف ذکی کراکری ربوہ (بعمر 5 سال) مؤرخہ 6 ستمبر 2002 سے بوجہ بخار بہت بیمار ہے۔ اسی طرح خاکسار کی پوتی آصفہ حفیظ (بعمر 8 سال) بھی بوجہ بخار بیمار ہے ہر دو بچے وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہیں۔ احباب جماعت سے دونوں بچوں کی جلد اور کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم سید منیر احمد شاہ صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بیٹی مکرمہ سحر منیر صاحبہ نے امسال ہائیر سیکنڈری کے سالانہ امتحان منعقدہ 2002ء بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن حیدر آباد سے 801/1100 نمبر لے کر A گریڈ میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان کو بہتر پوزیشنز سے کامیابی عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

ثقافتی تبادلے کے وظائف

حکومت پاکستان وزارت تعلیم نے مختلف مضامین میں Ph.D/M.Phil ڈگریوں کے حصول کے مقصد سے اعلیٰ تعلیم کیلئے ثقافتی تبادلہ کے پروگرام برائے سال 2003-04ء کے تحت ماسٹر ڈگری یا مساوی قابلیت رکھنے والوں سے درخواستیں طلب کی ہیں داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 اکتوبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 15 ستمبر 2002ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان دارالقضاء

(مکرم ملک گلزار احمد صاحب بابت ترکہ مکرم ملک محمد احمد صاحب)

مکرم ملک گلزار احمد صاحب وغیرہ ورثاء مکرم ملک محمد احمد صاحب ابن مکرم حاجی ملک غلام حسن صاحب مرحوم ساکنان گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ مکرم ملک محمد احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 5/10 دارالیمن برقبہ 10 مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ان کے بیٹے مکرم ملک گلزار احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ اللہ رکھی صاحبہ (بیوہ) وفات یافتہ
(2) مکرم ملک محمد بشیر احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم ملک محمد مبارک احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم گلزار احمد ملک صاحب (بیٹا)
(5) مکرم ملک محمد ممتاز احمد صاحب (بیٹا) غیر شادی شدہ وفات یافتہ
(6) محترمہ خورشید اختر صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرم ڈاکٹر محمد اقبال احمد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ
(8) محترمہ امۃ الحیٰ صاحبہ (بیٹی) وفات یافتہ

مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب (وفات یافتہ) کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(i) محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(ii) مکرم نیر اقبال صاحب (بیٹا)
(iii) محترمہ فرخ اقبال صاحبہ (بیٹی)
(iv) محترمہ قمر اقبال صاحبہ (بیٹی)
(v) مکرم خاور اقبال صاحب (بیٹا)
(vi) مکرمہ فرحت اقبال صاحبہ (بیٹی)
(vii) مکرمہ سعدیہ اقبال صاحبہ (بیٹی)

محترمہ امۃ الحیٰ صاحبہ (وفات یافتہ) کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(i) مکرم ملک ریاض احمد صاحب (بیٹا)
(ii) محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(iii) مکرم ظفر احمد صاحب (بیٹا)
(iv) محترمہ طاہرہ یاسمین صاحبہ (بیٹی)
(v) مکرم ناصر احمد صاحب (بیٹا)
(vi) محترمہ ثمرہ امجد صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان داخلہ

انسٹیٹیوٹ آف کلینک سائیکالوجی یونیورسٹی آف کراچی نے کلینک سائیکالوجی میں ڈپلومہ M.Phil Ph.D میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 9-اکتوبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 16 ستمبر 2002ء۔

نیشنل کالج آف ایجوکیشن اینڈ سپورٹس اسلام آباد نے فزیکل ایجوکیشن میں ڈپلومہ اور M.Sc میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 19-اکتوبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 16 ستمبر 2002ء۔

یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور نے DVM کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 اکتوبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 16 ستمبر 2002ء

گورنمنٹ SE کالج بہاولپور نے M.Sc Statistics میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 16 ستمبر 2002ء۔

قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

i- Diploma in Clinical Pathology (DCP)
ii- Diploma in Child Health (DCH)
ii- Diploma in Opthalmology (DOMS)

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2002ء ہے

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن لوئر مال لاہور نے بی ایڈ پروگرام سیشن 2002-03 میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15-اکتوبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 9 ستمبر 2002ء۔

انسٹیٹیوٹ آف کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب نے کیمیکل اور میٹالرجیکل انجینئرنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 2 نومبر 2002ء ہے۔

سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا۔

i- Computer Engineering
ii- Electronic Engineering
iii- Biomedical Engineering
iv Civil Engineering
v- Computer Science

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5-اکتوبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 30-اگست 2002ء۔

PAF پبلک سکول سرگودھا نے آٹھویں جماعت میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 24 اکتوبر 2002ء ہے اور ٹیسٹ یکم دسمبر 2002ء کو ہوگا مزید معلومات کیلئے جنگ 15 ستمبر 2002ء۔

بارانی یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ راولپنڈی نے ایجوکیشن میں M.Sc M.Phil Ph.D اور MBE میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 15 ستمبر 2002ء۔

NUST نے لاہور اور راولپنڈی میں پوسٹ گریجوایٹ لیول پروفیشنل ڈپلومہ پروگرامز کا اعلان کیا ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 15 ستمبر 2002ء۔

یونیورسٹی آف دی پنجاب انسٹیٹیوٹ آف جیالوجی نے تین سالہ B.Sc جیالوجی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 ستمبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 15 ستمبر 2002ء۔

(نظارت تعلیم)

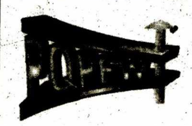

طالب دعا: نثار احمد مغل

پاکستان کوالٹی اینڈ پرسیئن انجینئرنگ ورکس

سپیشلسٹ: ہر قسم کی کاربائنڈپ کی کوالٹی ورک کے لئے تشریف لائیں
نیز انڈسٹریل مینوفیکچرنگ اور سپارک روزن کا معیاری کام کیا جاتا ہے

گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3
بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17۔ انفنٹری روڈ، دھرم پورہ، لاہور
موبائل: 0320-4820729

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعہ	20-ستمبر	زوال آفتاب	:	1-02
☆ جمعہ	20-ستمبر	غروب آفتاب	:	7-11
☆ ہفتہ	21-ستمبر	طلوع فجر	:	5-32
☆ ہفتہ	21-ستمبر	طلوع آفتاب	:	6-53

ترقیاتی منصوبوں کا اعلان انتخابی دھاندلی نہیں گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ ان کے مختلف شہروں کے دورے اور ترقیاتی منصوبوں کا اعلان انتخابی دھاندلی نہیں- پنجاب حکومت نے کوئی تقرری اور تبادلہ سیاسی وجہ سے نہیں کیا- ایوان صنعت و تجارت میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب حکومت نے اپنے عملی اقدامات سے ثابت کیا ہے کہ الیکشن کا سارا عمل غیر جانبدارانہ اور شفاف ہوگا-

یقین دلاتا ہوں کہ کوئی غیر قانونی کام نہیں ہوگا لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس افتخار حسین چوہدری نے کہا ہے کہ عام انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد یا منظور ہونے کے خلاف الیکشن ٹربیونلز کے فیصلے عدالتی فیصلے ہیں- فیصلوں سے متاثر ہونے والے ان فیصلوں پر تنقید کرتے ہیں- لیکن ان فیصلوں کو چیلنج کیا جا سکتا ہے- یہ الیکشن ٹربیونلز میں نے نہیں بلکہ مجھ سے پہلے الیکشن کمیشن نے بنائے تھے- میں یقین دلاتا ہوں کوئی غیر قانونی کام نہیں ہوگا-

عمارت پر بجلی کے تار گرنے سے 9 افراد ہلاک بجلی ہائی وولٹیج والی تار کے عمارت پر گرنے سے 9 افراد جاں بحق ہو گئے- راولپنڈی کے علاقے کمیٹی چوک کے قریب ایک عمارت کی چھت کے ایک حصے کو تعمیر کرنے کیلئے رات کے وقت محنت کش کام کر رہے تھے کہ قریب سے گزرنے والی بجلی کی ہائی پاور ٹرانسمیشن لائن کے ساتھ لوہے کا عمارتی سامان ٹکرا گیا جس کے باعث بجلی کے تار ٹوٹ کر گر گئے اور پوری عمارت میں کرنٹ دوڑ گیا- موقع پر موجود محنت کش اور دیگر افراد کو کرنٹ لگا- بجلی کے زوردار دھماکوں سے اردگرد کا علاقہ لرز اٹھا- 9 افراد موقع پر جاں بحق ہو گئے-

پاکستان نے جدید ترین بلٹ پروف بنکر تیار کر لیا پاکستان نے جدید ترین بلٹ پروف بنکر تیار کر لیا ہے جو 700 کلو وزنی ہے اور سرکاری عمارتوں' ائرپورٹس' بنک اور سفارتخانوں میں بآسانی نصب اور بنایا جا سکتا ہے- ہیوی انڈسٹریز ٹیکسلا کے تیار کردہ بنکر کو آئیڈیاز 2002ء نمائش میں رکھا گیا ہے-

مشرف کو اسلحہ نمائش میں قتل کرنے کی سازش ناکام کراچی پولیس نے صدر پاکستان جنرل مشرف کو قتل کرنے کی ایک اور سازش ناکام بنا دی اور حرکت المجاہدین العالمی کے سرغنہ شارب سمیت 8 افراد کو گرفتار کر کے ان کے قبضہ سے انتہائی خطرناک اسلحہ بھی برآمد ہوا شارب نے 75 ایم ای اینٹی ٹینک رائفل ایسی جگہ نصب کرنے کا منصوبہ بنایا تھا جہاں سے اس کی مار اسلحہ نمائش تک ہوتی-

ربوہ اور گردونواح میں دو دفعہ بارش اور ژالہ باری گزشتہ روز سہ پہر موسلا دھار بارش اور ژالہ باری کے نتیجے میں پورے ربوہ شہر میں جل تھل ہو گیا- بارش کے دوران ژالہ باری بھی ہوئی- کچھ ہی دیر بعد بادل چھٹ جانے سے مطلع صاف ہو گیا- رات کو دوبارہ موسلا دھار بارش اور ژالہ باری کا آغاز ہو گیا جو رات گئے جاری رہا- ان بارشوں اور ژالہ باری کی وجہ سے خاصی ٹھنڈ ہو گئی ہے-

کنٹرول لائن پر شدید جھڑپیں پاک فوج نے دراس اور جموں سیکٹر میں 4 انتہائی اہم چوکیوں پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے- اور اس کے بعد اس علاقے میں بھارتی گولہ باری میں شدت آ گئی ہے پاک فوج ان 4 چوکیوں پر بہت عرصہ سے کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھی- قبل ازیں یہ پوسٹیں بھارتی کنٹرول میں تھیں- اس کے علاوہ جموں کے شمال مغرب میں بھوانی کے قریب کانگڑ پوسٹ پر بھی پاک فوج نے اپنا کنٹرول قائم کر لیا ہے- اور گولہ باری اور فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے-

پولیس عوام کے ساتھ شائستہ رویہ اختیار کرے چیف الیکشن کمشنر نے تمام انسپکٹرز جنرل پولیس کو حکم دیا ہے کہ وہ ماتحت پولیس افسروں اور اہلکاروں سے کہیں کہ وہ عوام کے ساتھ شائستہ رویہ اختیار کریں اور بھائی چارے کو فروغ دیں- انہوں نے یاد دلایا کہ عوامی نمائندگی ایکٹ 1976ء کی دفعہ 92 کی رو سے کسی امیدوار یا سیاسی پارٹی کے حق میں سرکاری اثر و رسوخ استعمال کرنے والا سرکاری اہلکار دو سال قید یا دو ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا- انہوں نے انتباہ کیا کہ ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والا نتائج کا خود ذمہ دار ہوگا-

سلامتی کونسل میں پھوٹ اقوام متحدہ کے ہتھیاروں کے معائنہ کاروں کے سربراہ ہانس بلکس کے ساتھ عراقی حکام نے معائنہ کاروں کی واپسی کے موضوع پر مذاکرات کئے ہیں- مذاکرات کے بعد ایک عراقی اہلکار نے بتایا کہ فریقین معائنہ کاروں کی واپسی کی بقیہ تفصیلات طے کرنے کیلئے دس روز بعد ویانا میں دوبارہ ملیں گے- نیویارک میں ہانس بلکس اور عراقی حکام کی یہ ملاقات عراق کی جانب سے معائنہ کاروں کی غیر مشروط واپسی پر آمادگی کے اگلے روز ہوئی ہے- جس کے نتیجہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل تقسیم ہو کر رہ گئی ہے- امریکہ کا کہنا ہے کہ بغداد کے خلاف نئی قرارداد پیش کی جائے جبکہ روس اور چین نے کہا کہ کسی نئی قرارداد کی ضرورت نہیں-

طالبان کا سابقہ گورنر گرفتار افغان حکام نے جنوبی صوبہ قندھار میں طالبان دور کے صوبہ نمروز کے گورنر شیر محمد ملنگ کو تین ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا ہے- انہیں ایک مسجد میں چھاپے کے دوران پکڑا گیا- امریکی فوج باقی ماندہ طالبان اور القاعدہ کے ارکان کی گرفتاری کیلئے چھاپے مار رہی ہے- چاروں گرفتار افراد کو امریکی حکام کی تحویل میں دے دیا گیا ہے-

یمن میں القاعدہ کے خلاف آپریشن امریکہ نے القاعدہ کے نیٹ ورک کے خلاف بڑے آپریشن کا منصوبہ بنایا ہے- اے بی سی نیوز نے انٹیلی جنس ذرائع کے حوالہ سے بتایا ہے کہ سی آئی اے اور امریکی فوج جنگجوؤں کے خلاف یمن میں آپریشن کیلئے بالکل تیاری کھڑی ہے- 800 سے زائد سپیشل سیکرٹ ڈیلٹا فورس کے ارکان پڑوسی ملک جبوتی میں جمع ہو گئے ہیں جنہیں آپریشن کے لئے یمن بھیجا جائے گا اور سی آئی اے نگرانی کرے گی- اس سلسلہ میں یمنی لیڈروں سے خفیہ مذاکرات بھی کئے جا رہے ہیں-

امریکہ خلاف ورزی نہ کرے ایران نے امریکہ کو عراق کے ساتھ ملحقہ ایرانی سرحدوں کی خلاف ورزی سے خبردار کیا ہے اور کہا ہے کہ ایران ہر صورتحال کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہے- ایرانی فوج کے سربراہ نے کہا کہ علاقے میں امریکہ کی موجودگی سے ایران کی سلامتی کو شدید خطرات لاحق ہیں- امریکہ عراق کے ساتھ ہماری سرحدوں کی خلاف ورزی نہ کرے-

بقیہ صفحہ 1

کے تحت نمایاں مالی قربانی پیش فرمائیں-

1- پورے مکان کے تعمیری اخراجات کی ادائیگی- آجکل ایک مکان پر مبلغ پانچ لاکھ روپے لاگت آتی ہے-

2- ایک لاکھ روپے یا اس سے زائد کی ادائیگی

3- حسب استطاعت جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں-

امید ہے احباب کرام اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے- یہ رقم مقامی سطح پر سیکرٹری مال کو یا دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائی جا سکتی ہے- اللہ تعالیٰ بیش از پیش خدمت دین کی توفیق سے نوازتا رہے- آمین

(صدر' بیوت الحمد سوسائٹی)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان' شجرکاری' ٹیبل ڈائز- کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں-
گوندل ٹینٹ اینڈ کیٹرنگ سروس
گولبازار ربوہ فون 212758

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/600 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 212434 فیکس 213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر:- غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

معیاری ریڈی میڈ ملبوسات اور سکول یونیفارم: (نصرت جہاں اکیڈمی اور دیگر تمام تعلیمی اداروں کے طلباء و طالبات کیلئے۔)
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار، اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ فون: 212039

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹرز: میاں اظہر احمد' میاں مظہر احمد
فون دکان 212868 رہائش 212867